تبصرے

انگریزی ترجمہ قرآن مجید، از ڈاکٹر سید عبداللطیف، تقطیع متوسط ضخامت ۵۸۰ صفحات، ٹائپ روشن، قیمت مجلّد -/۳۰ - پتہ :-
اکاڈمی آف اسلامک اسٹڈیز، حیدرآباد دکن

ڈاکٹر صاحب کی شخصیت برصغیر ہند و پاک کے علمی اور اسلامی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ موصوف ایک عرصہ تک عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد میں انگریزی زبان و ادبیات کے پروفیسر اور صدر شعبہ رہے ہیں۔ اس خدمت سے سبکدوش ہونے کے بعد آپ اسلامیات کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو گئے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں متعدد قابل قدر کتابیں آپ کے قلم سے نکل چکی ہیں۔ اب یہ آخری کارنامہ قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ ہے جو دوسری مشغولیتوں کے ساتھ بیس برس کی مدت میں تکمیل کو پہنچا ہے۔ اس کا آغاز دراصل مولانا ابوالکلام آزاد کی فرمائش اور خواہش پر ان کے ترجمان القرآن کے ترجمہ سے ہوا تھا جو چھپ کر الگ سے شائع بھی ہو چکا ہے۔ لیکن ترجمان صرف اٹھارہ پاروں پر مشتمل تھا۔ اس لیے ڈاکٹر صاحب نے مزید بارہ پاروں کا ترجمہ کر کے قرآن مکمل کر دیا۔ اور اسے ایک ہی جلد میں شائع کر دیا ہے۔ آغاز چونکہ مولانا کی فرمائش اور خواہش سے ہوا تھا اس بنا پر انگریزی میں اس ترجمہ کا انداز بعینہ وہی ہے جو اردو میں ترجمان القرآن کا ہے (اور یہی انداز مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کے ترجمہ کا بھی ہے) یعنی ترجمہ لفظ بلفظ یا جملہ بجملہ نہیں ہے۔ جس سے مطلب اور مراد کے سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے۔ بلکہ قرآن مجید کی ایک یا زیادہ آیتوں میں جو ایک بات کہی گئی ہے اس کو محاورہ اور زبان کی رعایت کے ساتھ انگریزی میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ زبان کی شگفتگی اور اس کی فصاحت و بلاغت کا کیا کہنا! پروفیسر آربری کے بعد اس معیار کا ہم نے یہ دوسرا ترجمہ دیکھا ہے۔ اور اس

لیے امید ہے کہ انگریزی دانوں میں یہ کافی مقبول ہوگا۔ شروع میں ۳۶ صفحات کا ایک طویل مقدمہ بھی ہے جس میں قرآن مجید کی بنیادی تعلیمات اور علم کلام کے بعض مسائل پر گفتگو کی گئی ہے۔ لیکن غالباً ڈاکٹر صاحب کے پیش نظر آج کل کے اعلیٰ تعلیمیافتہ غیر مسلموں کو قرآن اور اسلام سے قریب لانا رہا ہے۔ اور اس کے علاوہ ان پر تصوف کا غلبہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ اس بنا پر انھوں نے اوّلاً عبادات کا ذکر بہت سرسری کیا ہے۔ اور ثانیاً بعض مسائل کی تشریح اس انداز میں کی ہے کہ علماء کا ایک بڑا طبقہ اس سے اتفاق نہیں کر سکتا، یا کم از کم اس پر مطمئن نہیں ہو سکتا۔ مثلاً وحدتِ ادیان کے بارے میں ڈاکٹر صاحب نے گویا ترجمان القرآن کے اس حصّہ کو ہی انگریزی کا جامہ پہنا دیا ہے۔ اور خود مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنے بعض خطوط میں جو چھپ بھی گئے ہیں اس سلسلہ میں بطورِ تشریح و توضیح جو کچھ لکھا تھا اسے نظر انداز کر گئے ہیں۔ اسی طرح شرک اور مشرک کے بارے میں (ص ۳۲) جو کچھ لکھا ہے اس سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ شرک سیاسی بغاوت کا ہی نام ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے اس خیال سے زیادہ لائق توجہ تو وہ ہے جو علامہ سیّد رشید رضا نے تفسیر المنار میں آیت وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ کے ماتحت لکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلّے اللہ علیہ وسلم کی بعثت چونکہ تمام دنیا کی طرف ہے اس لیے سب انسان آپ کی امّت ہیں۔ البتّہ امّت کی دو قسمیں ہیں ایک امّتِ اجابت اور دوسری امّتِ دعوت مسلمان پہلی قسم میں داخل ہیں اور غیر مسلم دوسری قسم میں۔ اس بنا پر اب دنیا میں کوئی مشرک ہی نہیں ہے۔ اور قرآن میں جن کو مشرکین کہا گیا ہے ان سے مراد صرف مکّہ کے لوگ ہیں۔ واللہ اعلم۔ بہرحال اس نوع کے چند مباحث سے قطع نظر ترجمہ کا یہ مقدمہ بھی مفید اور لائق مطالعہ ہے۔